سوال

(69) ممنوع اوقات میں تحیتہ المسجد

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

تحیتہ المسجد کے بارے میں ہماری کافی گفتگو ہوئی ہے کچھ لوگوں کو کہنا تھا کہ ممنوع اوقات مثلا طلوع وغروب آفتاب کے وقت اسے نہیں پڑھنا چاہئے جب کہ کچھ لوگوں کا کہنا یہ تھا کہ یہ نمازان نمازوں میں سے ہے جنھیں مخصوص اسباب کی وجہ سے ادا کیا جاتا ہے لہذا اسے ہر وقت ادا کیا جاسکتا ہے خواہ سورج کا آدھا حصہ غروب ہوگیا ہواور آدھا باقی ہو تو اس وقت بھی ادا کیا جاسکتا ہے، امید ہے آپ اس مسئلہ کے بارے میں تفصیل کے ساتھ رہنمائی فرمائیں گے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمدللہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں اگرچہ اہل علم کا اختلاف ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ تحیتہ المسجد ہر وقت حتی کہ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد بھی جائز ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد گرامی کے عموم کا یہی تقاضا ہے کہ ''تم میں سے کوئی جب بھی مسجد میں آئے تو وہ دو رکعتیں پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔'' (متفق علیہ)

علاوہ ازیں یہ نماز ان مخصوص اسباب والی نمازوں میں سے ہے جنھیں ہر وقت ادا کیا جاسکتا ہے مثلا نماز طواف اور نماز کسوف وغیرہ جنھیں فوت شدہ فرض نمازوں کی طرح ہر وقت ادا کیا جاسکتا ہے۔ نماز طواف کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ''اے بنی عبد مناف! کسی کو بھی منع نہ کرو کہ وہ رات یا دن کی جس گھڑی میں بھی چاہے اس گھر(بیت اللہ) کا طواف کرے اور نماز پڑھے۔''

اس حدیث کو امام احمد اور اصحاب سنن نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اسی طرح نماز کسوف کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''سورج اور چاند اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے انہیں گرہن نہیں لگتا لہذا جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو حتی کہ گرہن ختم ہوجائے۔'' (متفق علیہ)

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جو شخص نماز سے سوجائے یا اسے بھول جائے تو اسے چاہئے کہ اسی وقت پڑھ لے جب اسے یاد آئے، بس اس کا یہی کفارہ ہے۔'' ان احادیث کے عموم کا تقاضا ہے کہ ان نمازوں کو ممانعت وغیرہ کے تمام اوقات میں بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃاللہ علیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمۃاللہ علیہ نے اسی قول کو پسند فرمایا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

ص225

محدث فتویٰ